ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

مسلم امہ کا احیاء
اور اسلامی معاشرے کی تشکیل! کیسے؟

اسلامی معاشرہ کی بنیاد دو اصولوں پر ہے' ایک وحدت آدم' دوسرے حرمتِ آدم اور پہلے اصول کے بارے میں اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ ساری دنیا کے انسان ایک ماں باپ (حوا و آدم) کی اولاد ہیں۔

چنانچہ سورہ نساء کی پہلی آیت میں ارشاد ہے: یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ٥ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ٥ ترجمہ: ''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم خدا سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو بالیقین اللہ تعالیٰ تم سب کی اطلاع رکھتے ہیں۔''

یہ خاندان' قبائل' جغرافیائی خطوں میں بسنے والی مختلف نسلیں صرف تعارف کا ذریعہ ہیں' ان میں اعلیٰ و اسفل' ترقی یا پسماندہ ہونے کی بناء پر تمیز (Discrimination) غیر اسلامی اور غیر انسانی ہے۔ البتہ اخلاقی برتری' کردار کی رفعت کی بنیاد پر ایک قوم دوسری قوم سے ایک نسل دوسری نسل سے' یا ایک فرد دوسرے فرد سے ممتاز ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (سورۃ حجرات۔۱۳)

ترجمہ: ''اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے' اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اللہ کے نزدیک تم سب میں شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔''

تاریخ انسانی مسلسل اس بات کی شہادت دے رہی ہے کہ جب انسان نے اس حقیقت کو پس پشت ڈالا اور نسل (Race) رنگ (Colour) وطنیت (Nationality) یا زبان (Language) کی بنیاد پر لوگوں میں تفریق کی تو اس تفریق و تقسیم نے نفرت' علیحدگی پسندی' احساس برتری' عداوت و دشمنی' بغض و عناد کو جنم دیا اور قوموں نے اپنے سے غیر لوگوں اور قوموں کو تحقیر کی نظر سے دیکھا اور انہیں اپنے سے کم گردانا اور انہیں ظلم و ستم اور استحصال (Exploitation) اور استبداد (Tyranny) کا نشانہ بنایا۔

اسرائیلیوں نے خود کو خداوند تعالیٰ کی پسندیدہ ترین مخلوق اور قوم سمجھا اور سارے جہاں کے افراد کو بدترین قرار دیا نتیجہ میں انہوں نے دنیا کو ستانے اور تنگ کرنے کا ہر ہر ہتھکنڈہ اپنایا۔ امریکہ اور یورپ میں کالے اور گورے

کی تمیز نے جس طرح متاثر کیا اس کے نشانات آج بھی ہر طرف نظر آتے ہیں۔ نازی جرمنی کا فلسفہ نسل اور ناڈرک نسل کی برتری کا تصور دوسری عالمی جنگ میں جس زور و شور سے ابھرا تھا اس کے اثرات اب بھی سواستک کلچر کی شکل میں کبھی کبھی سامنے آجاتے ہیں۔ خود ہم اس عظیم جرم میں مبتلا ہو کر اپنا بڑا حصہ گنوا چکے ہیں جو اب بنگلہ دیش کے نام سے نقشہ پر موجود ہے۔ لیکن اب بھی عبرت حاصل نہیں کر رہے ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید نے مذکورہ سابق آیات میں اس غلط طرز فکر کی جڑیں ہی کاٹ کر رکھ دی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات میں بھی اس بات کی توضیح کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔''

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارا شجرہ نسب نہیں پوچھے گا' اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی اور نیک ہو''

بندوں کے حقوق جس میں والدین کے حقوق' زوجین کے حقوق' اولاد کے حقوق ہمسایوں کے حقوق' رشتہ داروں کے حقوق اور عامۃ الناس کے حقوق' سب کی ادائیگی بلا کسی تعصب کے ہم پر لازم ہے اور یہ تو وہ حقوق ہیں جنہیں لوگ بخوبی جانتے اور مانتے ہیں' ان حقوق کے مقابل فرائض بھی ہیں۔ مثلاً والدین کے فرائض اولاد کی تربیت' اور کردار سازی کے سلسلے میں' زوجین کے حقوق و فرائض جو لازم ہیں: اولاد کے فرائض والدین کے حق میں' ہمسایوں کے فرائض ہمسایوں کے حق میں عام انسانوں کے شہری اور انسانی حقوق و فرائض اور ان کی ادائیگی ان حقوق و فرائض کی کماحقہ ادائیگی پر کسی بھی معاشرے کی فلاح و بہبود کا انحصار ہے' جہاں ان حقوق و فرائض کی تقسیم و بجا آوری میں انتشار آجاتا ہے' وہاں پورا معاشرہ شہر آشوب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس کا نظارہ ہم اپنے اطراف میں آج بخوبی دیکھ رہے ہیں۔

حقوق و فرائض کی صحیح بجا آوری کیلئے اسلام اپنے ماننے والوں کو ایثار و قناعت' رواداری' عفو و درگزر' خلوص و محبت کی تعلیم دیتا ہے اور انفرادی اخلاق حسنہ کی نشو و نما کیلئے کچھ اصول دیتا ہے۔ جیسے دیانت و امانت۔ جیسے سورۃ مائدہ کی ابتدائی آیت میں مذکور ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ (اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا'' سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کر دیتا ہے'' جیسے عدل و انصاف کی صفت جس کو قرآن مجید یوں بیان فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ بِالمعروف.

ترجمہ: ''اے ایمان والو! عدل و انصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور خوشنودی مولا کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار عزیزوں کے۔''

یہی بات سورہ مائدہ میں دہرائی گئی۔ چنانچہ یہود مدینہ کے بارے میں ارشاد ہے:

سَمّٰعُوۡنَ لِلۡكَذِبِ اَكّٰلُوۡنَ لِلسُّحۡتِ ؕ فَاِنۡ جَآءُوۡكَ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَهُمۡ اَوۡ اَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ تُعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ

فَلَنۡ یَّضُرُّوۡکَ شَیۡئًا وَاِنۡ حَکَمۡتَ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَہُمۡ بِالۡقِسۡطِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ○

''یہ کان لگا لگا کر جھوٹ کے سننے والے اور جی بھر بھر کر حرام کے کھانے والے ہیں اور اگر یہ آپکے پاس آئیں تو تمہیں اختیار ہے خواہ انکے آپس کا فیصلہ کرو خواہ ان کو ٹال دو۔ اور اگر تم ان سے منہ بھی پھیرو گے تو بھی یہ تم کو ہرگز کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اگر فیصلہ کرو تو ان میں عدل وانصاف کیساتھ فیصلہ کرو یقیناً عدل کرنے والوں کے ساتھ اللہ محبت کرتا ہے۔''

قانون کے احترام کے ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَ اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ فَرُدُّوۡہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا (سورة نساء. ۵۹)

''اے ایمان والو! فرماں برداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرماں برداری کرو رسول ﷺ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول اللہ ﷺ کی طرف اگر تمہیں اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے''

کسب حلال کے بارے میں سورۃ جمعہ میں ارشاد ہے: فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۔

''پھر جب نماز ہو چکی تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پالو۔''

ایثار جو وسعت قلب، انسانی محبت اور خدمت خلق کے جذبے سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے: ومن یوق شح نفسہ فاؤلئک ھم المفلحون. ''جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے''

نبی اکرم ﷺ نے رنگ، نسل، وطنیت، زبان اور علاقہ پرستی کے خلاف تاریخ ساز اقدامات کئے ان اقدامات کی بدولت نہ صرف ان جاہلانہ اصولوں کی نفی ہوئی بلکہ انسانی اصول کی بنیاد پر ایک ایسی امہ وجود میں آئی، جو ان تمام جاہلانہ اصولوں کے خلاف ایک زندہ علامت ہے۔

یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ مسلم امہ کی قیادت بزدل، خائن اور امہ کے تصور سے خالی وعاری اشخاص کے ہاتھوں میں آئی جس کی وجہ سے استعماری طاقتوں کو عالم اسلام میں قومیت اور نسل پرستانہ مہلک نظریات نافذ ومتعارف کرنے کا موقع مل گیا اور پھر نتیجتاً عام مسلمان بھی امہ کے نظریاتی تشخص کے بجائے قومیت وطنیت وعلاقائیت کے پُرفریب دام میں پھنس گیا۔ اسلام رنگ ونسل، علاقہ وزبان پرستی کے خلاف ایک زندہ روایت ہے رنگ ونسل کے حیاتیاتی نظریہ کو رد کرتا ہے۔ ثقافتی اور نفسیاتی عوامل کو اختلاف کے عارضی اسباب مانتا ہے، لیکن ان کی بنیاد پر رنگ ونسل کے مستقل اصول کو تسلیم نہیں کرتا درج مذکورہ چند صفات اے کاش ہم میں موجود ہوتیں جس طرح کہ صدر اول کے لوگوں میں تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی رحمت خاصہ سے ہمیں ان صفات کے حصول کی طلب اور توفیق عطا فرمائے تا کہ پھر مسلم امہ کا احیاء ہو (آمین)